جناب مرزا اسلم بیگ *

اللہ اور انسان

کلام پاک نور ہدایت ہے، علم کا خزانہ ہے، جتنا زیادہ اسے پڑھیں اور غور کریں تو آ گہی کے نئے نئے در کھلتے جاتے ہیں مثلاً تخلیق کائنات کا ایک تصور ہی لے لیں اور اس حوالے سے جو ارشادات ربانی ہیں ان پر غور کریں تو حیرت انگیز انکشافات سامنے آئیں گے۔ اور خصوصا اللہ اور انسان کے درمیان قربت کا احساس دل کی دھڑکنوں میں سنائی دینے لگے گا۔ یہی وہ حقیقت ہے جو مختصرا بیان کی گئی ہے۔ جب کچھ بھی نہ تھا تو اللہ تھا، انسان ایک خیال تھا جس کیلئے کائنات تخلیق کرنا مقصود الٰہی تھا۔ اللہ نے حکم دیا کن فیکون تو یہ کائنات وجود میں آ گئی؛ ارشاد ربانی ہے:

☆ اللہ تعالی وہ ہے جس نے آسمان و زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سب کو چھ دن میں پیدا کر دیا پھر عرش پر قائم ہوا۔ تمہارے لئے اس کے سوا کوئی مددگار اور سفارشی نہیں۔ کیا اس پر بھی تم نصیحت حاصل نہیں کرتے۔ (السجدہ:۳۲)

☆ اور ہم نے آسمانوں اور زمین کو اور جو ان میں ہے سب کو چھ دن میں بنا ڈالا اور ہمیں ذرا بھی تھکان نہیں ہوئی۔ (ق:۵۰)

☆ اللہ ہی تو ہے جس نے سات آسمان پیدا کئے اور ویسی ہی زمینیں جن میں اللہ کے احکام اترتے رہتے ہیں۔ (الطلاق:۶۵)

مزید وضاحت کیلئے اللہ تعالی نے زمان و مکان کے حوالے سے تخلیق کائنات کا عمل بیان فرمایا ہے:

آپ کہہ دیجئے کہ تم اس اللہ کا انکار کرتے ہو اور اس کے شریک مقرر کرتے ہو جس نے دو دنوں میں زمین پیدا کر دی۔ سارے جہانوں کا پروردگار وہی ہے۔ اور اس نے زمین میں اس کے اوپر پہاڑ گاڑ دیے اور اس میں برکت رکھ دی اور اس میں رہنے والوں کی غذاؤں کی تجویز بھی مقرر کر دی، کل چار دنوں میں۔ پھر آسمانوں کی طرف متوجہ ہوا جو دھواں تھا۔ پس اسمانوں اور زمین سے فرمایا

---

* سابق چیف آف آرمی سٹاف پاکستان

کہ تم دونوں خوشی سے آملو یا ناخوشی سے۔ دونوں نے عرض کیا ہم بخوشی حاضر ہیں۔ پس دو دنوں میں سات آسمان بنا دیے اور ہر آسمان میں اس کے مناسب احکام کی وحی بھیج دی اور ہم نے آسمان دنیا کو چراغوں سے زینت دی اوراس کی نگہبانی کی۔ یہ تدبیر اللہ غالب و دانا کی ہے۔ (حم السجدہ: ۹ تا ۱۲)

قابل غور بات یہ ہے کہ سب سے پہلے اللہ نے انسان کیلئے دنیا تخلیق کی دنیا جو کائنات کے مقابلے میں ایک ذرہ کے برابر ہے۔اس کو بنانے میں دو دن لگے یعنی ہمارے دو ہزار سال۔ پھر اسے انسان کیلئے قابل زیست بنانے میں اسے سنوارنے اور سجانے میں مزید دو دن لئے یعنی کل چار ہزار سال اور باقی دو دنوں میں ساری کائنات تخلیق کر دی اور آسمان دنیا کو چانداور ستاروں سے روشن کر دیا اور آسمانوں اور زمین کی تمام نعمتیں انسان کیلئے مسخر کر دیں۔آسمان دنیا پہلا آسمان ہے جس کی وسعتوں کا اندازہ انسان اب تک نہیں لگا سکا ہے۔ اس کے آگے چھ آسمان اور بھی ہیں جہاں عرش بریں ہے۔اس جہان کی وسعتوں کا اندازہ لگانا ناممکن ہے جو انتہائی رفتار سے اپنے مرکز کی جانب بڑھتا اور پھیلتا جا رہا ہے۔ یہ پھیلاؤ ہزاروں نوری سال پر محیط ہے۔وہ مرکز کیا ہے؟ اللہ ہے جس کی جانب ساری کائنات سمٹ رہی ہے۔

انسانی تحقیق کے مطابق تخلیق کائنات کا عمل آج سے 14.4 ارب سال پہلے واقع ہوا جسے ہم Big Bang کہتے ہیں۔ پھر آٹھ ارب سال تک یہ کائنات اللہ کے حکم سے بنتی رہی سنورتی رہی جہاں زندگی کے آثار نمایاں ہوئے اور مزید چھ ارب سال کی مدت میں زندگی نے انسان اور دوسری مخلوق کی شکل اختیار کی۔ یہاں تک کہ آج سے تقریبا چھ لاکھ سال قبل انسان اپنے دو پیروں پر چلنے والا بن گیا۔ انسان کو مہذب اور باشعور بننے میں مزید چھ لاکھ سال کی مدت درکار تھی تاکہ وہ احکامات خداوندی کو سمجھ سکے۔ یہ مدت بڑی اہم ہے اسلئے کہ اسی مدت میں اللہ تعالی نے کتنے پیغمبر اور نبی بھیجے جو انسانوں تک اللہ کی ہدایت پہنچاتے رہے۔اسی عرصے میں اللہ تعالی نے حضرت آدم وحوا کو دنیا میں اپنا نائب بنا کر نازل فرمایا۔نزول آدم خاکی اللہ کی اس سوچ سے عبارت ہے جو تخلیق کائنات کا سبب بھی ہے اور انسان کی عظمت کی دلیل بھی ہے۔

اللہ تعالی نے انسان کو مٹی سے اپنے ہاتھوں سے بنایا اوراس میں اپنی روح پھونک دی۔علم سکھایا اور وہ مقام عطا کیا جو صرف اللہ کی ذات کیلئے ہے یعنی صرف ایک دفعہ انسان کو معبود کا درجہ عطا کیا۔فرشتوں اور جنات کو حکم دیا کہ سجدہ کرو۔ ابلیس نے انکار کیا فرشتوں نے عرض کی یارب! ہم دن رات آپ کی عبادت کرتے ہیں ہر حکم بجالاتے ہیں اور تو انسان کو اختیار دے کر اور اپنا نائب بنا کر

دنیا میں بھیج رہا ہے وہ تو بڑا فتنہ پھیلائے گا ۔ اللہ تعالی نے فرمایا تمہاری خدمات ناکافی ہیں ۔ مجھے اس سے بھی آگے کچھ مقصود ہے ۔ میں انسان کو بااختیار اور اپنا نائب بنا کر دنیا میں کیوں بھیج رہا ہوں میں جانتا ہوں تم نہیں جانتے ۔ (البقرہ:۳۰)

فرشتے اور جنات انسان کے سامنے سجدہ ریز ہو گئے ۔ابلیس نے نافرمانی کی اور تا قیامت انسانوں کو گمراہ کرنے کی اجازت مانگ لی

انسان ابھی رحم مادر میں ہوتا ہے کہ روح داخل ہوتی ہے اور اس کا دل دھڑکنے لگتا ہے زندگی سانس لینے لگتی ہے ۔ روح کیا ہے؟ روح اللہ کی شان ہے ۔ (بنی اسرائیل:۸۵) اور میں تمہارے اور دل کے درمیان حائل ہوں ۔ (الانفال:۲۴)

یہی سبب ہے کہ ہمارے دل کی ہر دھڑکن حق حق حق پکارتی ہے ۔ انسان کی تخلیق پر اللہ خود نازاں ہے کہ: کیسی بہترین صورتیں بنائی ہیں ۔ (التین:۴) کیسی پاکیزہ صورتیں بنائی ہیں (التغابن:۳) اور ہم ہیں کہ اپنی صورتیں بگاڑ لی ہیں ۔

اللہ تعالی نے انسان کو بااختیار بنا کر ایک ایسے مقام (Choice Point) پر لا کھڑا کیا ہے جہاں سے متعدد راستے نکلتے ہیں جن میں سے صرف صراط مستقیم کو منتخب کر کے اس پر چلنے کا امتحان ہے جس کیلئے روشن کتاب عطا کی جو مکمل ہدایت ہے ۔ رسول عطا کیا ہے جو مشعل راہ بھی ہیں اور نشان منزل بھی ۔ خالق کائنات نے انسان کو اتنا بڑا شرف بخشا ہے تو اسے ایک مشکل امتحان میں بھی ڈال دیا کہ وہ مقصود الٰہی کو سمجھے، صحیح راستہ اختیار کرے اور حق ادا کرے یہی رضا الٰہی ہے اور راہ نجات بھی ہے ۔ اللہ تعالٰی نے بار بار ہم انسانوں کو آگاہ کیا ہے کہ اس عالی مقام تک پہنچنے کیلئے ہم نے تمہیں کان عطا کئے ہیں تم سنتے نہیں آنکھیں دی ہیں تم دیکھتے نہیں دل دیا ہے تم سوچتے نہیں ۔ (الاعراف:۱۷۹)

اللہ نے یہ نہیں کہا کہ تمہیں دماغ عطا کیا ہے تم سوچتے نہیں اور ہم ہیں کہ صرف دماغ سے سوچتے ہیں دل سے رجوع نہیں کرتے اگر ہم دل سے رجوع کرنے کا سلیقہ اپنا لیں تو ہم اپنی منزل پا لیں گے ۔